اے ایس-215-2007

5 ستمبر 2007ء

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کردہ بیان

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن فوج کے ایک ادارے کی جانب سے تعمیر کیا گیا پل تباہ ہونے کے واقعے کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے جس کے نتیجے میں 10 سے زائد افراد ہلاک ہوگئے

پاکستانی فوج کے ایک ادارے کی جانب سے کراچی میں تعمیر کیا گیا ایک نیا پل یکم ستمبر 2007ء کو تباہ ہوگیا جس کے نتیجے میں 10 سے زائد افراد ہلاک ہوگئے۔ اس بات کی اب تک تصدیق نہیں ہوسکی کہ تباہ شدہ پل کے ملبے کے نیچے کتنے افراد اور گاڑیاں دبی ہوئی ہیں۔ جنرل پرویز مشرف نے اس پل کی تباہی سے محض 25 روز قبل ہی اس کا افتتاح کیا تھا۔ حکومت پاکستان بشمول حکومت سندھ اور متعلقہ وزارتوں نے پل کی تباہی کے اسباب کی تحقیقات کیلئے تاحال کوئی کمیشن تشکیل نہیں دیا۔ اس واقعے کے کسی ذمے دار کو آج تک گرفتار نہیں کیا گیا اور نہ ہی حکومت کی جانب سے اس بارے میں کوئی اطلاع فراہم کی گئی۔ وزیر مواصلات نے ذرائع ابلاغ کو بتایا ہے کہ انہوں نے ایک سال قبل مذکورہ پل میں بعض خامیوں کی نشاندہی کی تھی لیکن ان پر سنجیدگی سے توجہ نہیں دی گئی۔

مختلف ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق نادرن بائی پاس منصوبے کا شیر شاہ پل ایک فوجی ادارے نیشنل لاجسٹک سیل (این ایل سی) نے تعمیر کیا تھا جس کے پاس ماضی میں پلوں کی تعمیر کا کوئی تجربہ موجود نہیں تھا۔ این ایل سی کا پاکستان آرمی کے مواصلاتی نظام سے تعلق ہے جسے افغان جنگ کے دوران خصوصاً 1980ء کی دہائی میں افغان جنگجو سرداروں کو اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر سامان پہنچانے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ امریکی ذرائع ابلاغ نے اسی دور میں این ایل سی پر منشیات کی حمل ونقل کا الزام عائد کیا تھا۔

این ایل سی کو شیر شاہ پل کی تعمیر کا ٹھیکہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این ایچ اے) کی جانب سے باقاعدہ طور پر ٹینڈر طلب کئے بغیر دیا گیا۔ این ایچ اے کو بھی فوجی حکام ہی چلاتے ہیں اور عام طور پر اس کا سربراہ پاکستان آرمی کا حاضر سروس جنرل ہوتا ہے۔ شیر شاہ پل کراچی کے انتہائی اہم تجارتی اور صنعتی علاقے میں واقع ہے اور توقع کی جاتی تھی کہ اس سے پاکستان کے سب سے بڑے صنعتی وتجارتی شہر کراچی میں ٹریفک کے مسائل پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

نادرن بائی پاس منصوبہ 1975ء میں تیار کیا گیا تھا تاکہ کراچی کی بندرگاہ آنے اور جانے والی بھاری گاڑیوں کو الگ راستہ فراہم کیا جاسکے اور انہیں شہر کی بڑی سڑکوں سے گزرنے کی ضرورت نہ پڑے لیکن 70 کی دہائی میں فوجی حکومت نے اس منصوبے پر عملدرآمد روک دیا تھا۔ اس منصوبے پر کام پاکستان کو امداد فراہم کرنے والے ایسے اداروں کی ہدایت پر دوبارہ شروع کیا گیا جو شہر کے قلب سے

گزرنے والی لیاری ایکسپریس وے کی تعمیر کی بھی ذمے دار ہیں۔ناردرن بائی پاس کی تعمیر اپریل 2002ء میں شروع ہوئی،اس پر لاگت کا تخمینہ ایک ارب 80 کروڑ روپے (US$30,000,000.) لگایا تھا اور اسے 2 سال میں یعنی 2004ء کے وسط تک مکمل ہونا تھا۔

منصوبے پر کام شروع ہوئے تقریباً ساڑھے پانچ سال گزر چکے ہیں لیکن یہ اب بھی نامکمل ہے۔منصوبے کی لاگت تقریباً دوگنی یعنی 3 ارب 50 کروڑ (US$58,400,000) ہوچکی ہے اور اس میں مزید اضافے کا امکان ہے کیونکہ منصوبہ مزید تین سال تک مکمل ہونے کی توقع نہیں ہے۔اصل منصوبے کے تحت 8 لین والی سڑک تعمیر کی جانی تھی لیکن این ایچ اے نے کابینہ سے مشورہ یا منظوری لئے بغیر اپنے طور پر اس سڑک کی لین کی تعداد کم کرکے 4 کردی پھر بھی منصوبے کی لاگت اصل تخمینے سے دوگنا بڑھ چکی ہے۔

پاکستان آرمی کے چار ادارے جن میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این ایچ اے) فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (ایف ڈبلیو او) اور نیشنل لاجسٹک سیل (این ایل سی) شامل ہیں ملک بھر میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے کاموں میں اس طرح مصروف ہیں کہ نہ تو کام شفاف انداز میں کیا جاتا ہے اور نہ ہی قومی اسمبلی یا سینیٹ سمیت کسی عوامی ادارے کی جانب سے ان کا احتساب کیا جاتا ہے۔عام طور پر الزام عائد کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا اداروں کے افسران منصوبوں میں رشوت اور کمیشن وصول کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فوجی حکومت اور متعلقہ وزراء شیر شاہ پل کی تباہی کے واقعے کی تحقیقات سے گریز کررہے ہیں۔

پل اس وقت تباہ ہوا جب ایک ٹرالر جس میں 4000 ٹن سیمنٹ لدا ہوا تھا اس پر سے گزر رہا تھا جبکہ منصوبے کے مطابق اس پل میں جس کی عمر 50 سال بتائی گئی تھی 200,000 میٹرک ٹن وزن برداشت کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے تھی۔ملک میں بڑے منصوبوں پر نظر رکھنے والی این جی اوز کے مطابق شیر شاہ پل کی تباہی کے واقعے کی تحقیقات میں تاخیر کا بنیادی سبب ایک ارب روپے کا وہ کمیشن ہے جو مذکورہ بالا اداروں کے فوجی افسر وصول کرچکے ہیں۔

ایک اور منصوبے لیاری ایکسپریس وے کی صورتحال بھی اسی طرح کی ہے۔یہ منصوبہ 2002ء میں شروع ہوا تھا اور اسے تین ارب روپے کی لاگت سے جون 2004ء میں مکمل ہونا تھا۔یہ منصوبہ بھی پانچ سال گزرنے کے باوجود محض پچاس فیصد مکمل ہوسکا ہے اور اس پر 18 ارب روپے خرچ ہوچکے ہیں جو لاگت کے اصل تخمینے سے چھ گنا زائد ہے۔

این ایچ اے اور ایف ڈبلیو او جو پاکستان آرمی کے ذیلی ادارے ہیں لیاری ایکسپریس وے کی تعمیر کے ذمے دار ہیں۔عام طور پر کہا جاتا ہے کہ لیاری ایکسپریس وے جنرل پرویز مشرف کا ذاتی منصوبہ ہے اس لئے قومی اسمبلی اور سینیٹ میں ان منصوبوں پر بحث کی اجازت نہیں دی جاتی۔

لیاری ایکسپریس وے کے دو نئے تعمیر شدہ پلوں میں پہلے ہی دراڑیں پڑ چکی ہیں اور ان میں جھکاؤ بھی پیدا ہوچکا ہے لیکن حکام نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی۔لیاری ایکسپریس وے منصوبے کے تحت لیاری ندی کے دونوں طرف مجموعی طور پر 24 پل تعمیر کئے جانے ہیں۔ان میں سے 12 پل پانچ سال کے دوران تعمیر کئے گئے اور اندازہ ہے کہ باقی ماندہ 12 پلوں کی تعمیر میں مزید پانچ سال لگیں گے۔اس منصوبے کا افتتاح جنرل پرویز مشرف نے کیا تھا۔انہوں نے افتتاحی تقریب میں دعویٰ کیا تھا کہ وہ پاکستان کے عوام کو ایک

بہترین تحفہ دے رہے ہیں لیکن اس منصوبے کی وجہ سے 300,000 افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

جنوبی صوبہ بلوچستان میں کوسٹل ہائی وے بھی ایک ایسا منصوبہ ہے جس کا افتتاح جنرل پرویز مشرف نے کیا تھا اور اس کے کئی حصے بارش میں بہہ چکے ہیں۔ 2005ء سے کوسٹل ہائی وے کے تین حصے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں۔ جون اور جولائی 2007ء کی بارش میں کوسٹل ہائی وے کا 18 کلومیٹر طویل حصہ بہہ گیا تھا جس کے نتیجے میں 4 افراد جاں بحق ہوئے۔ اس منصوبے کی تعمیر کے ذمے دار بھی این ایچ اے اور ایف ڈبلیو او ہیں جن کے سربراہ حاضر سروس جنرل ہوتے ہیں۔

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن (اے ایچ آر سی) نادرن بائی پاس پر تعمیر کئے گئے پل کی تباہی جس کے نتیجے میں 10 افراد کی جانیں ضائع ہوگئیں اور اس واقعے کی تحقیقات نہ کرانے کے سلسلے میں حکومت پاکستان کے افسوسناک رویے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ بات بھی انتہائی تشویشناک ہے کہ ایسے فوجی اداروں کو اس قسم کے بڑے ترقیاتی منصوبوں کی تعمیر کی ذمے داری سونپی جارہی ہے جو ایسے کاموں کی اہلیت نہیں رکھتے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ مختلف فوجی ادارے ایسی تجارتی سرگرمیوں اور زمینوں پر قبضے میں ملوث ہیں جن کی وجہ سے متعدد افراد ہلاک اور ہزاروں بے گھر ہو چکے ہیں۔

اے ایچ آر سی مطالبہ کرتا ہے کہ اعلیٰ عدالت کے جج کے ذریعے پل کی تباہی اور 10 افراد کی موت کے واقعے، فوج سے تعلق رکھنے والے اداروں کو باقاعدہ ٹینڈر طلب کئے بغیر بڑے منصوبوں کا ٹھیکہ دینے، شفاف طریقہ کار اختیار کئے بغیر منصوبوں کی لاگت بڑھانے، فوج سے تعلق رکھنے والے اداروں کے تعمیر کردہ مختلف منصوبوں کی تباہی اور ان منصوبوں میں رشوت لینے کی تحقیقات کرائی جائے، ایسے افراد کو جو ان معاملات کے ذمے دار پائے جائیں گرفتار کیا جائے اور متاثرہ خاندانوں کو فوری طور پر معاوضہ ادا کیا جائے۔

###

اے ایچ آر سی کے بارے میں: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ ہموار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ یہ گروپ جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367